فتنہ قادیانیت

آئین و قانون کیا کہتا ہے؟

محمد متین خالد

ختم نبوت لائیرز فورم لاہور-پاکستان
www.knlawyers.org

مرکز سراجیہ
گلی نمبر 4 اکرم پارک، غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور
فون: 0092 42 35877456
markazsirajia@hotmail.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 0092 61 4583486
www.endofprophethood.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت ومحبت ہر مسلمان کا بنیادی عقیدہ ہے اور وہ اسے اپنے لئے باعث فخر اور باعث نجات سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بے حد اعلیٰ اور ارفع ہے۔ کائنات میں ہر وقت جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے، وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حبیب بنایا ہے۔ میں نے آج تک کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ میرے نزدیک مقرب ہو۔ میں نے دنیا اور اس کے رہنے والوں کو اس لئے پیدا کیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور مقام ارفع سے انکو آگاہ کروں۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نہ ہوتی تو میں دنیا کو بھی پیدا نہ کرتا اور نہ اپنی ربوبیت کو ظاہر کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ بھی نام لیکر نہیں پکارا بلکہ تعظیم وتکریم پر مبنی خوبصورت اور بہترین القابات پر مشتمل ناموں ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا اور اپنی محبوبیت کو پانے کا واحد ذریعہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ اور فضائل وکمالات کا اظہار ممکن ہی نہیں کیونکہ مخلوق میں کوئی بھی نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا علم رکھتا ہے اور نہ مرتبہ۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور تعارف کا حق صرف اللہ تعالیٰ ہی ادا کر سکتے ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی عظمت اور فضیلت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سید المرسلین اور خاتم النبیین ہونا ہے۔ ختم نبوت کے حقیقی معنیٰ تکمیل نبوت کے ہیں کہ نبوت اپنی انتہا کو پہنچ کر حد کمال کو پہنچ گئی۔ اب کسی اور نئے نبی کے آنے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ نبوت کے جتنے کمالات تھے وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات برکات میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ دین مکمل ہو گیا اور شریعت پر تکمیل کی مہر لگ گئی اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کاملہ کا نزول فرما کر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا۔

متحدہ ہندوستان میں انگریز جب مسلمانوں کے قلوب کو مغلوب نہ کر سکا تو اس نے ایک کمیشن قائم کیا جس نے ہندوستان کا سروے کر کے برطانوی پارلیمنٹ میں ایک رپورٹ پیش کی کہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد مٹانے کے لیے ضروری ہے کہ کسی ایسے شخص سے نبوت کا دعویٰ کرایا جائے جو جہاد کو حرام اور انگریز کی

اطاعت کو مسلمانوں پر اولوالامر کی حیثیت سے فرض قرار دے۔ گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے ایک گاؤں کا رہنے والا مرزا غلام احمد قادیانی ان دنوں سیالکوٹ ڈی سی آفس میں معمولی درجہ کا کلرک تھا۔ اردو، عربی اور فارسی اپنے گھر میں پڑھی تھی۔ مختاری کا امتحان دیا مگر ناکام ہوگیا۔ غرضیکہ اس کی تعلیم دینی و دنیاوی دونوں اعتبار سے ناقص تھی۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے انگریز ڈپٹی کمشنر کے توسط سے مسیحی مشن نے مرزا قادیانی کا انتخاب کیا کیونکہ مرزا قادیانی کا خاندان جدی پشتی انگریز کا نمک خوار خوشامدی اور مسلمانوں کا غدار تھا۔ مرزا قادیانی نے مبلغ اسلام، مجدد، مہدی، خدائی، مثیل مسیح، ظلی نبی، مستقل نبی حتیٰ کہ "محمد رسول اللہ" ہونے کا دعویٰ کیا۔ مرزا قادیانی کے "محمد رسول اللہ" ہونے کے دعویٰ پر اس کے بیٹے نے کہا کہ ہمیں کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اب کلمہ طیبہ میں ''محمد رسول اللہ'' سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ مرزا قادیانی کی تحریروں اور کفریہ عقائد پر پوری امت اسلامیہ نے متفقہ طور پر فیصلہ دیا کہ مرزا قادیانی اور اس کے سب ماننے والے کافر، مرتد، زندیق اور گستاخ رسولؐ ہیں۔

قادیانی، آنجہانی مرزا قادیانی کو ''محمد رسول اللہ''، اس کی بیوی کو ''ام المومنین''، اس کی بیٹی کو ''سیدۃ النساء''، اس کے خاندان کو ''اہل بیت''، اس کے مریدوں کو ''صحابہ کرام''، اس کی نام نہاد وحی و الہامات کو ''قرآن مجید''، اس کی گفتگو کو ''احادیث رسول''، اس کے شہر قادیان کو ''مکہ''، ربوہ کو ''مدینہ'' اور اس کے قبرستان کو ''جنت البقیع'' قرار دیتے ہیں۔ بلاشبہ یہ سب باتیں ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بلکہ فاسق و فاجر مسلمان کے لیے بھی ناقابل برداشت ہیں اور اس کرۂ ارض پر کوئی بے حمیت مسلمان ایسا نہیں جو کسی سے ایسی گستاخانہ باتیں سننا گوارا کرے۔ علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا "قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں"۔

لاہور ہائیکورٹ نے قادیانیوں کے خلاف اپنے ایک فیصلہ میں لکھا:

"مرزا قادیانی نے "محمد رسول اللہ" ہونے کا دعویٰ کیا اور ان تمام لوگوں کے خلاف بے حد غلیظ زبان استعمال کی، جنہوں نے اس کے نبوت کے دعویٰ کو مسترد کیا اور اس (مرزا قادیانی) نے خود اعلان کیا کہ وہ برطانوی سامراج کی پیداوار یعنی اس کا "خود کاشتہ پودا" ہے۔ لہذا جب وہ اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خود "محمد رسول اللہ" ہے اور اس کے پیروکار اس کو ایسا ہی مانتے ہیں، تو اس صورت میں وہ رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید توہین اور تحقیر کے مرتکب ہوتے ہیں"

(پی ایل ڈی، 1987ء لاہور 458)

تحریک ختم نبوت 1974:

1970ء کے الیکشن میں چند سیٹوں پر مرزائی منتخب ہوگئے۔ اقتدار کے نشہ اور ایک سیاسی جماعت سے سیاسی وابستگی نے انہیں دیوانہ کردیا۔ وہ حالات کو اپنے لیے سازگار پا کر انقلاب کے ذریعہ اقتدار پر قبضہ کی سکیمیں بنانے لگے۔ قادیانی جرنیلوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کردیں۔ اس نشہ میں دھت ہو کر انہوں نے 29 مئی 1974ء کو ربوہ ریلوے سٹیشن پر چناب ایکسپریس کے ذریعہ سفر کرنے والے ملتان نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں تحریک چلی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی دعوت پر امت کے تمام طبقات جمع ہوئے۔ اس وقت قومی اسمبلی میں تمام اپوزیشن مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں شریک ہوگئی۔ تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں نے متحد ہو کر ایک ہی نعرہ لگایا کہ مرزائیت کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ متفقہ طور پر اپوزیشن کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانی ؒ نے مرزائیوں کے خلاف قرارداد پیش کی اور برسر اقتدار جماعت پیپلز پارٹی یعنی حکومت کی طرف سے دوسری قرارداد جناب پیر عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کی جو ان دنوں وزیر قانون تھے، قومی اسمبلی میں قادیانی کفریہ عقائد پر بحث شروع ہوگئی۔

قومی اسمبلی میں قادیانی و لاہوری گروپوں کے سربراہوں نے اپنا اپنا موقف پیش کیا۔ ان کا جواب اور امت مسلمہ کا موقف مولانا مفتی محمود ؒ نے پیش کیا۔ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر کو قومی اسمبلی میں اپنا موقف پیش کرنے اور سوالات کے جوابات اور جرح کے لئے بلایا گیا تھا۔ یہ تاریخ کا واحد واقعہ ہے کہ حکومت نے فیصلہ کرنے سے پہلے مرزا ناصر کو پارلیمنٹ کے سامنے اپنا نکتہ نظر پیش کرنے کے لیے بلایا۔ اس وقت کے اٹارنی جنرل آف پاکستان یحییٰ بختیار نے اس پر جرح کی۔ 11 روز جرح ہوئی اور 2 دن لاہوری گروپ والوں سے جرح ہوئی اور قادیانیت کی حقیقت کھل کر اسمبلی کے ارکان کے سامنے آگئی۔ نوے روز کی شب و روز محنت و کاوش کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عہد اقتدار میں متفقہ طور پر 7 ستمبر 1974 کو نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کیا۔ اس طرح آئین کے آرٹیکل (3)106 اور (3)260 میں ترمیم کی ذریعے متفقہ طور پر قادیانی مرزائی جماعتوں کے دونوں گروپ (ربوہ اور لاہوری) آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ قادیانی، پارلیمنٹ کے اس متفقہ فیصلے کو تسلیم کرنے سے یکسر انکاری ہیں اور وہ اُلٹا مسلمانوں کو کافر اور خود کو مسلمان کہتے ہیں اور آئین میں دی گئی اپنی حیثیت تسلیم نہیں کرتے۔ اس طرح اپنے کفریہ عقائد ونظریات کی بھرپور تبلیغ و تشہیر اور شعائر اسلامی کا کھلم کھلا استعمال کرتے ہیں۔

تحریک ختم نبوت 1984 (امتناع قادیانیت آرڈیننس):

فروری 1983ء کو مولانا محمد اسلم قریشی مبلغ تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کو مرزائی سربراہ مرزا طاہر کے حکم پر مرزائیوں نے اغوا کیا۔ جس کے ردعمل میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی قیادت میں تحریک پھر منظم ہوئی جس کے نتیجے میں 26 اپریل 1984ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس صدر پاکستان کے ہاتھوں جاری ہوا جس کی رو سے قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور اپنے مذہب کے لیے اسلامی شعائر و اصطلاحات بھی استعمال نہیں کر سکتے۔ اس آرڈیننس کے ذریعہ تعزیرات پاکستان میں دو نئی دفعات 298/B اور 298/C کا اضافہ کیا گیا ہے

298/B بعض مقدس شخصیات یا مقامات کے لیے مخصوص القاب، اوصاف یا خطابات وغیرہ کا ناجائز استعمال

1۔ قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو "احمدی" یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعے، خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے۔

الف۔ حضرت محمد ﷺ کے خلیفہ یا صحابی کے علاوہ کسی شخص کو امیر المومنین، خلیفۃ المومنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

(ب)۔ حضرت محمد ﷺ کی کسی زوجۂ مطہرہ کے علاوہ کسی ذات کو ام المومنین کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

(ج) حضرت محمد ﷺ کے خاندان (اہلِ بیت) کے کسی فرد کے علاوہ کسی شخص کو اہل بیت کے طور پر منسوب کرے یا موسوم کرے یا پکارے۔

(د)۔ اپنی عبادت گاہ کو "مسجد" کے طور پر منسوب کرے یا موسوم کرے یا پکارے

تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

2۔ قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب میں عبادت کے لیے بلانے کے طریقے یا صورت کو اذان کے طور پر منسوب کرے یا اس طرح اذان دے جس طرح مسلمان دیتے ہیں تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا مستوجب بھی ہوگا۔

298/C قادیانی گروپ وغیرہ کا شخص جو خود کو مسلمان کہے یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے

قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو بلاواسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر موسوم کرے یا منسوب کرے یا الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرے، کو کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے، اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

یہ جرم قابل دست اندازی پولیس اور ناقابل ضمانت ہوگا۔ نیز اس آرڈیننس نے قانون فوجداری 1898ء کی دفعہ 99۔اے میں بھی ترمیم کر دی ہے جس کی رُو سے صوبائی حکومتوں کو یہ اختیار مل گیا ہے کہ وہ ایسے اخبار، کتاب اور دیگر دستاویز کو جو تعزیراتِ پاکستان میں اضافہ شدہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شائع کی گئی، کو ضبط کر سکتی ہے۔ اس آرڈیننس کے تحت پاکستان پریس اینڈ پبلی کیشن آرڈیننس 1963ء کی دفعہ 24 میں بھی ترمیم کر دی گئی ہے جس کی رُو سے صوبائی حکومتوں کو یہ اختیار مل گیا ہے کہ وہ ایسے پریس کو بند کر دے جو تعزیراتِ پاکستان کی اس نئی اضافہ شدہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی کتاب یا اخبار چھاپتا ہے۔ اس اخبار کا ڈیکلریشن منسوخ کر دے جو متذکرہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتا ہے اور ہر اس کتاب یا اخبار پر قبضہ کر لے جس کی چھپائی یا اشاعت پر اس دفعہ کی رو سے پابندی ہے۔

یہ آرڈیننس، قادیانیت کے خلاف انتہائی اور آخری اقدام نہیں، بلکہ اسے ہلکے سے ہلکا اور کم سے کم درجے کا اقدام قرار دیا جا سکتا ہے، ورنہ اسلامی فقہ کی رو سے کسی اسلامی مملکت میں کسی مدعی نبوت، یا اس کے ماننے والوں کا وجود سرے سے قابل برداشت ہی نہیں۔ یہ لوگ اسلامی اصطلاح میں زندیق کہلاتے ہیں۔ پوری اسلامی تاریخ میں اس کی ایک مثال بھی پیش نہیں کی جا سکتی کہ کسی مدعی نبوت یا اس کے پیروکاروں کے وجود کو غیر مسلم شہری کی حیثیت سے برداشت کیا گیا ہو۔ الغرض تمام فقہائے امت اس پر متفق ہیں کہ اسلامی مملکت میں ایک مرتد اور زندیق غیر مسلم شہری کی حیثیت سے نہیں رہ سکتا۔ اس لئے اسلامی مملکت پاکستان میں قادیانی زندیقوں کے وجود کو برداشت کرتے ہوئے ان کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنا، ان کے ساتھ انتہائی درجہ کی رعایت ہے۔

تحریک ختم نبوت اور عدلیہ:

قادیانیوں نے ان پابندیوں کو وفاقی شرعی عدالت، لاہور ہائی کورٹ، کوئٹہ ہائی کورٹ وغیرہ میں چیلنج کیا جہاں انھیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ بالآخر قادیانیوں نے پوری تیاری کے ساتھ سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیل دائر کی کہ انھیں شعائر اسلامی استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ جو جناب جسٹس عبدالقدیر چوہدری، جناب جسٹس شفیع الرحمٰن، جناب جسٹس محمد افضل لون، جناب جسٹس سلیم اختر، جناب جسٹس ولی محمد خاں پر مشتمل تھا، نے اس کیس کی مفصل سماعت کی۔ دونوں اطراف سے دلائل و براہین دیئے گئے۔ اصل کتابوں سے متنازع ترین حوالہ جات پیش کیے گئے۔ فاضل جج صاحبان نے جب قادیانی عقائد پر نظر دوڑائی تو وہ لرز کر رہ گئے۔ فاضل جج صاحبان کا کہنا تھا کہ قادیانی اسلام کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں جبکہ دھوکہ دینا کسی کا بنیادی حق نہیں ہے اور نہ دھوکہ باز کو روکنے سے اس کے حقوق سلب ہوتے ہیں۔ خود سپریم کورٹ کے فل بنچ نے اپنے نافذ العمل فیصلہ میں لکھا: ''ہر مسلمان کے لیے جس کا ایمان پختہ ہو لازم ہے کہ وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ اپنے بچوں، خاندان، والدین اور دُنیا کی ہر شے سے بڑھ کر پیار کرے۔'' (صحیح بخاری کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان) کیا ایسی صورت میں کسی مسلمان کو مورِدِ الزام ٹھہرایا جاسکتا ہے اگر وہ ایسا توہین آمیز مواد جیسا کہ مرزا صاحب نے تخلیق کیا ہے سننے، پڑھنے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے؟ صد سالہ تقریبات کے موقع پر عوام کے احمدیوں کے ساتھ برتاؤ میں ہمیں اسی پس منظر کو ذہن میں رکھنا چاہیے اور اس ردعمل کے بارے میں سوچنا چاہیے، جس کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے ہوسکتا ہے۔ اس لیے اگر کسی احمدی کو انتظامیہ یا قانون شعائر اسلام کا اعلانیہ اظہار کرنے کی اجازت دے تو یہ اقدام اس احمدی کی شکل میں ایک اور رُشدی تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔ کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان، مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے اور اگر دے سکتی ہے تو کس قیمت پر؟ مزید برآں اگر قادیانیوں کو گلیوں یا جائے عام پر جلوس نکالنے یا جلسہ کرنے کی اجازت دی جائے تو یہ خانہ جنگی کی اجازت دینے کے برابر ہے۔ یہ محض قیاس آرائی نہیں، حقیقتاً ماضی میں بارہا ایسا ہو چکا ہے اور بھاری جانی و مالی نقصان کے بعد اس پر قابو پایا گیا (تفصیلات کے لیے منیر رپورٹ دیکھی جاسکتی ہے) صورت حال یہ ہے کہ جب کوئی احمدی یا قادیانی سر عام کسی پلے کارڈ، بیج یا پوسٹر پر کلمہ کی نمائش کرتا ہے، یا دیوار یا نمائشی دروازوں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرتا یا انھیں پڑھتا ہے تو یہ اعلانیہ رسول اکرمؐ کے نام نامی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیائے کرام کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا صاحب کا مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا اور طیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز امن عامہ کو خراب کرنے کا موجب بن سکتی ہے، جس کے نتیجہ میں جان و مال کا نقصان

ہوسکتا ہے۔۔۔۔ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ احمدیوں کو اپنی شخصیات، مقامات اور معمولات کے لیے نئے خطاب، القاب یا نام وضع کرنے میں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر اہل مذاہب کے بھی تو اپنی مذہبی رسومات کے لیے جداگانہ القاب و خطاب ہیں۔''

(ظہیرالدین بنام سرکار (1993 SCMR 1718

سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ کے تاریخی فیصلہ ظہیرالدین بنام سرکار (1993 SCMR 1718) کی رو سے کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ ہی اپنے مذہب کی تبلیغ کرسکتا ہے۔اس کے باوجود قادیانی آئین، قانون اور اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا مذاق اڑاتے ہوئے خود کو مسلمان کہلواتے، اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے، گستاخانہ لٹریچر تقسیم کرتے، شعائر اسلامی کا تمسخر اڑاتے اور اسلامی مقدس شخصیات و مقامات کی توہین کرتے ہیں۔ستم ظریفی یہ ہے کہ قادیانیوں کی ان آئین شکن، خلاف قانون اور انتہائی اشتعال انگیز سرگرمیوں پر قانون نافذ کرنے والے ادارے مجرمانہ غفلت اور خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں جس سے بعض اوقات لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب ہو جاتی ہے۔حکومت اگر پارلیمنٹ اور قانون کی بالادستی پر یقین رکھتی ہے تو وہ قادیانیوں کو آئین، قانون اور عدالتی فیصلوں کا پابند کرے تاکہ کہیں بھی لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب نہ ہو۔

ردِ قادیانیت

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کرنا ہر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دینی و ملی فریضہ ہے۔ اگر کوئی قادیانی شعائر اسلامی استعمال کرتا، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا اور قادیانیت کی تبلیغ کرتا نظر آئے تو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298-B اور 298-C کے تحت ثبوت اور معززین علاقہ کے ہمراہ تھانہ میں جا کر ان کے خلاف مقدمہ درج کروائیں یہ آپ کا قانونی اور مذہبی فریضہ ہے۔

آپ ویب سائٹ www.endofprophethood.com مستقل وزٹ کریں اور اپنے دوستوں کو بھی بتائیں۔عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت پر مشتمل لٹریچر مفت حاصل کرنے، قادیانیوں کی اصل کتابوں سے حوالہ جات کے صفحات حاصل کرنے اور یہ پمفلٹ چھپوا کر مفت تقسیم کرنے کے لئے **مرکز سراجیہ** سے رابطہ فرمائیں۔اسلامیان عالم ہمت کریں آگے بڑھیں، منزل قریب ہے، رحمت حق انتظار کر رہی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مژدہ جاں فزا ملنے والا ہے۔اللہ رب العزت ہماری ان حقیر محنتوں کو اخلاص کی دولت سے مالا مال فرما کر اپنی رضا کا سبب بنائے۔آمین

مرکز سراجیہ گلی نمبر 4، اکرم پارک غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 35877456
www.endofprophethood.com markazsirajia@hotmail.com